تحریر: ظہور احمد نگرد

سندھ کے سپوت

شہید اللہ بخش سومرو

شہید اللہ بخش سومرو ۱۹۰۰ء میں سندھ کے تاریخی شہر شکارپور میں پیدا ہوئے ان کے والد محمد عمر ٹھیکہ داری کرتے تھے۔ میٹرک تک تعلیم حاصل کرنے بعد اللہ بخش سومرو بھی ٹھیکہ داری کرنے لگے اور اس کے ساتھ ساتھ سماجی کام بھی کرتے رہے وہ سماجی انجمنوں اور تنظیموں کو سالانہ چندہ دیا کرتے تھے غریب طلبہ کی مالی امداد کیا کرتے تھے۔ ان کی سماجی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ۱۹۲۳ء میں انھیں ضلع سکھر کے لوکل بورڈ کا ممبر نامزد کیا گیا۔

اللہ بخش سومرو کو دو مرتبہ سندھ کی وزارت اعلیٰ کا قلمدان سونپا گیا پہلی دفعہ ۱۹۳۷ء میں انھیں سندھ کے گورنر نے انھیں وزارت بنانے کے لیے کہا اس عرصہ میں آپ نے سندھ کے باسندوں کے بنیادی مسائل حل کیے۔ جیلوں کی اصلاح کی۔ سیاسی قیدیوں کو آزاد کر دیا۔ قرآن بل بھی اللہ بخش سومرو کی وزارت کے دور میں سندھ اسمبلی نے پاس کیا۔ جس کے تحت کوئی بھی غیر مسلم قرآن مجید کی اشاعت اور فروخت نہیں کرسکتا تھا۔ اس کے علاوہ شریعت بل کی تیاری میں آپ کی کوششیں ناقابل فراموش ہیں۔ ان دنوں سندھ میں جوئے اور فحاشی کا اڈہ "ام منڈلی" کے نام سے مشہور تھا۔ اللہ بخش مرحوم نے اس اڈے کو نیست و نابود کرنے کا حکم اور ہمیشہ کے لیے اس اڈے کا خاتمہ کیا۔ اللہ بخش نے اپنی تنخواہ ۵۰۰ روپے سے کم کرکے ۵۰۰ کردی۔ انھوں نے منزل گاہ مسجد کے تاریخی واقع کے دوران استعفیٰ دیدیا جو منظور کرلیا گیا تھا اور پھر ۱۹۴۲ء میں انھیں دوبارہ وزارت کا قلمدان دیا گیا اور اس دوران بھی انھوں نے اپنی روایات کو برقرار رکھا اور سندھ کے عوام کے حقوق کے لیے آواز بلند کی۔ انھوں نے سندھ میں مارشل لاء کی مخالفت کی اور وائسرائے ہند کی طرف سے جو القاب خان بہادر اور سر دیئے گئے تھے واپس کردیئے

اللہ بخش نے گورنر سے کہا کہ میں یہ القاب واپس کر لوں جب آپ سندھی قوم پرستوں پر ڈاکوؤں کے بہانے ظلم کرنا چھوڑ دیں گے اس پر گورنر نے اللہ بخش کو سبکدوش کر دیا ۔

اس مرتبہ اللہ بخش نے جو کارنامہ سرانجام دیا وہ یہ تھا کہ انھوں نے مولانا عبیداللہ سندھی کی طویل جلاوطنی ختم کر کے انہیں سندھ میں واپس آنے کی اجازت دی نہ صرف یہ بلکہ کو لینے ایئر پورٹ بھی گئے ۔ مولانا سندھی کی واپسی اور اللہ بخش کے القاب واپس کرنا انگریزوں کے لیے باعث شرم اور ناراضگی ہوا اسی بناء پر انھوں نے اللہ بخش کو ڈسمس کر دیا تھا۔ ڈسمس ہونے کے بعد وہ سماجی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے ۔ ۱۴ ار مئی ۱۹۴۲ء کی صبح وہ کھلے تانگے میں کہیں جا رہے تھے کہ اچانک کسی نے ان پر پستول سے فائر کر کے شہید کر دیا ۔ سندھ کے عظیم تاریخ دان حسام الدین شاہ راشدی نے اللہ بخش کی شہادت پر یہ الفاظ لکھے کہ :

"شکارپور کی شمع نے گل ہونے سے پہلے ایک شعلے کو جنم دیا اور اس شعلے کا نام اللہ بخش سومرو تھا"